بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | پیر ۱۹ شعبان ۱۴۰۴ھ ؛ ۲۱ ہجرت ۱۳۶۳ ہش ؛ ۲۱ مئی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ: ۲۰ ہجرۃ / مئی / حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"گلے میں اور سر میں درد ہے کمزوری بہت ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین۔

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

ایسے بن جاؤ کہ تم کو گویا غضب کے قوٰی ہی نہیں دیئے گئے

تم اپنے سارے قوٰی کو پورے طور پر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لگا دو!

توبہ کرتے رہو، استغفار کرو، دعا سے ہر وقت کام لو!

جماعت کیلئے اہم تربیتی نصائح:

"ایسا نہ ہو کہ تمہارا اس وقت کا غصہ کوئی خرابی پیدا کر دے جس سے سارا سلسلہ بدنام ہو۔ یا کوئی مقدمہ بنے جس سے سب کو تشویش ہو۔ سب نبیوں کو گالیاں دی گئی ہیں۔ یہ انبیاء کا ورثہ ہے..... ایسے بن جاؤ کہ گویا مسلوب الغضب ہو۔ تم کو گویا غضب کے قوٰی ہی نہیں دیئے گئے۔

دیکھو اگر کچھ بھی تاریکی کا حصہ ہے تو نور نہیں آئے گا۔ نور اور ظلمت جمع نہیں ہو سکتے۔ جب نور آجائے گا تو ظلمت نہیں رہے گی۔ تم اپنے سارے ہی قوٰی کو پورے طور سے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لگا دو۔ جو جو کمی کسی قوت میں ہو اسے اس پان والے کی طرح جو گندے پان تلاش کر کے پھینک دیتا ہے۔ اپنی گندی عادات کو نکال پھینکو اور سارے اعضاء کی اصلاح کر لو یہ نہ ہو کہ نیکی کرو اور نیکی میں بدی ملا دو۔ توبہ کرتے رہو۔ استغفار کرو۔ دعا سے ہر وقت کام لو۔"

اولیاء اللہ کے صفات:

"ولی کیا ہوتے ہیں یہی صفات تو اولیاء کے ہوتے ہیں۔ ان کی آنکھ، ہاتھ پاؤں، غرض کوئی عضو ہو منشاءِ الٰہی کے خلاف حرکت نہیں کرتے۔ خدا کی عظمت کا بوجھ ان پر ایسا ہوتا ہے کہ وہ خدا کی زیارت کے بغیر ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں جا سکتے۔ پس تم بھی کوشش کرو خدا بخیل نہیں ع

ہر کہ عارف تر است ترساں تر"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۲۸)

● ربوہ: ۱۸ ہجرت / مئی۔ آج یہاں البیت الاقصیٰ میں نمازِ جمعہ محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور خطبہ دیا۔ جس میں مولانا موصوف نے سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ملفوظات میں سے نہایت اہم اور قیمتی اقتباسات سنائے اور احبابِ جماعت کو ان پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی تاکہ احبابِ جماعت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے خیر و برکت پانے والے بن سکیں۔

مولانا نے نماز کے قیام، بنی نوع انسان سے ہمدردی، اللہ تعالیٰ سے حفاظت طلب کرنے اور دعائیں مانگنے میں التزام پیدا کرنے کے بارے میں ارشادات سنائے۔ اس کے علاوہ صبر و استقامت اختیار کرنے اور اپنے کل کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق انجام دینے

(باقی صفحہ پر)

محترم سیدہ شاہ محمد صاحب

وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

احباب کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ انڈونیشیا میں بڑا لمبا عرصہ خدمتِ دین کرنے والے بزرگ محترم سید شاہ محمد صاحب مؤرخہ ۱۶ مئی ۱۹۸۴ء کو شام ۴ بجے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

یہ اطلاع مرحوم کے عزیز مکرم سید مسعود احمد شاہ صاحب دارالرحمت شرقی کو ۱۸ مئی ۱۹۸۴ء کو موصول ہونے والی تار کے ذریعے ملی۔ یہ تار مرحوم کے داماد مکرم ہادی ایمان صاحب نے بانڈونگ، (انڈونیشیا) سے ارسال کی ہے۔

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ؛ قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۹ شعبان ۱۴۰۴ھ

۲۱ ہجرت ۱۳۶۳ ہش

کامل نیکی حاصل کرنیوالوں کی خاص علامت

اللہ تعالےٰ نے سورۃ البقرہ کی آیت ۱۷۸ میں ایک خاص امر کا ذکر کرکے اس کے کامل نیکی ہونے کی نفی کی ہے اور پھر اس امر کی وضاحت فرمائی ہے کہ کامل نیکی کن عقائد اور اعمال حسنہ پر محیط ہے۔ چنانچہ اس نے واضح فرمایا ہے کہ کامل نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو۔ بلکہ اصل اور حقیقی نیکی تو ان لوگوں کی نیکی ہے:

(ا) جو ایمان لاتے ہیں (۱) اللہ پر (۲) آخرت کے دن پر (۳) ملائکہ پر (۴) کتاب اللہ پر اور (۵) نبیوں پر

(ب) اور جو اعمال حسنہ بجالاتے ہیں یعنی (۱) اللہ کی محبت کی وجہ سے مال اپنے عزیز و اقارب یتیموں مسکینوں اور سوالیوں کو دیتے ہیں اور (۲) غلاموں کو آزاد کرنے میں خرچ کرتے ہیں (۳) نماز قائم کرتے ہیں (۴) زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور (۵) جب بھی عہد کریں عہد کو نبھاتے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے واضح فرمایا ہے کہ کامل نیک بننے کے لئے ضروری ہے کہ انسان صحیح عقائد کا حامل ہو اور پھر ان کے مطابق اعمال حسنہ بھی پورے تعہد سے بجالائے۔ یہ واضح فرمانے کے بعد اللہ تعالےٰ نے اس آیت کے آخر میں اس کو جانچنے کا طریق بتایا ہے کہ آیا کوئی شخص اپنے اعتقاد اور عمل کے لحاظ سے کامل نیکی کے مقام پر ہے یا نہیں۔ وہ طریق یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنی حکمت بالغہ کے ماتحت لوگوں پر سختی اور تکلیف کا زمانہ لاتا ہے۔ اگر سختی اور تکلیف کے زمانہ میں بھی وہ ایمان اور عمل میں ثابت قدم رہتے ہیں اور صبر و استقامت کا اعلیٰ مظاہرہ کرتے ہیں تو یہ اس امر کا ثبوت ہوگا کہ وہ اپنے دعویٰ ایمان میں سچے اور کامل نیکی کے مقام پر فائز ہیں۔ چنانچہ اسی آیۂ کریمہ کے آخر میں فرماتا ہے:۔

وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

(البقرہ آیت ۱۷۸)

اور تنگی اور بیماری اور اذیت ناک مصیبتوں میں صبر اور برداشت سے کام لینے والے (کامل نیک ہیں) یہی لوگ ہیں جو (اپنے قول) کے سچے نکلے اور یہی لوگ کامل متقی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ امن اور عافیت کے زمانہ میں جب نہ کسی تکلیف کا سامنا ہو اور نہ کوئی اذیت ناک مصیبت کا سامنا ہو۔ ہر کوئی اپنے زبانی ایمان اور ظاہری عمل پر حصر کرتے ہوئے اپنے دل کو تسلی دے سکتا ہے کہ وہ نیکی کی راہ پر گامزن ہے۔ لیکن انسان کے صحیح معنوں میں نیک ہونے کا اس وقت پتہ لگتا ہے۔ جب مشکلات و مصائب ہر چہار طرف سے اسے آگھیرتے ہیں اور کلمۂ حق زبان پر لانا بھی جان جوکھوں میں ڈالنے کے مترادف ہوتا اور اعمال حسنہ بجالانے میں بھی زبردست روکاوٹیں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ کمزور ایمان والے ایسے مہیب حالات میں اعمال حسنہ بجالانا تو کجا ایمان ہی گنوا بیٹھتے ہیں۔ لیکن ایسے پر خطر حالات میں جو لوگ صبر اور قوت برداشت سے کام لیتے اور استقامت پر کوئی آنچ نہیں آنے دیتے اور ایمان پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے جہاں اور جس حد تک طاقت اور استطاعت ہو اعمال حسنہ بجالانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ وہ اپنے عمل سے ثابت کر دکھاتے ہیں کہ وہی اللہ تعالےٰ کے کامل نیک بندے ہیں جو اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ کے اصل اور حقیقی مصداق ہیں۔

ماضی میں مامورین الٰہی کے متبعین نے ایسے ہی روح فرسا حالات میں صبر و استقامت کا عدیم النظیر مظاہرہ کرکے اور حسب استطاعت والطاقت نیکی کی راہوں پر گامزن رہ کر اپنے کامل نیک ہونے کا ثبوت دیا اور اس کا سب سے اعلیٰ و ارفع نمونہ آنحضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے دکھایا۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے انہیں رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کے نہایت معزز لقب سے سرفراز فرمایا اور ان کے نمونہ کو قیامت تک آنے والوں کے لئے لائق تقلید ٹھہرایا:

سپر صرف صبر و دعا ہے ہماری

ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے — بڑا مہرباں اور بڑا باوفا ہے
ہے ظاہر میں اوجھل نگاہِ بشر سے — مگر در حقیقت نظر آرہا ہے
نرالا ہے ہر پیار سے پیار اس کا — مزا اس سے الفت کا سب سے جدا ہے
کی جس نے اس سے تغافل کا شکوہ — وہ اسکی اداؤں سے ناآشنا ہے
وہ اوّل وہ آخر وہ ظاہر وہ باطن — وہی ابتدا اور وہی انتہا ہے
اُسی نے ہی پھولوں کو پیدا کیا ہے — غافل کو پھر اس پہ شیدا کیا ہے
اسی نے چہکنے کو صحنِ چمن میں — انہیں ایک پُر درد نغمہ دیا ہے

ضعیفوں مصیبت زدوں بیکسوں کا
جہاں میں فقط اک وہی آسرا ہے

وہی ہے ہر اک خیر و برکت کا منبع — وہی ہر دو عالم کا حاجت روا ہے
نہیں اس سے بڑھ کر وفادار کوئی — وہ شافی و کافی و مشکل کشا ہے
مثال اس کے نوروں کی "مشکوٰۃ" ہے اک — جہاں ایک "مصباح" رکھا ہوا ہے
وہ "مصباح" ہے اک "زجاجہ" کے اندر — "زجاجہ" سراپا ضیا ہی ضیا ہے
درخشندہ "کوکب" کوئی شب کو جیسے — جہاں کی ہر اک شئی کو چمکا رہا ہے
نہ وہ مشرقی ہے نہ وہ مغربی ہے — سلوک اس کا ہر ایک سے ایک سا ہے
ذرا چشمِ بینا سے دیکھو تو یارو — ہمارا خدا کتنا پیارا خدا ہے
ہمیشہ مدد کی ہے اس نے ہماری — ہمارا وہی آج بھی آسرا ہے
سپر صرف صبر و دعا ہے ہماری — یہی ہے مداوا یہی کیمیا ہے
بڑی خوشنما ہے بظاہر یہ دنیا — مگر در حقیقت بڑی بے وفا ہے
نہ پھیرو کبھی حق سے منہ اس کی خاطر — یہی ابتلاؤں میں حکمِ خدا ہے

کرے بے وفائی جو اس باوفا سے
وہ بدبخت رُسوائے ہر دو سرا ہے

(محمد صدیق امرتسری ایم۔ اے ربوہ سابق مربی مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیتِ اولاد کے 26 اصول

مکرم لطیف احمد صاحب جاوید، اسلام آباد

قوموں کے عروج و زوال کی داستانوں کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی قوم آگے بڑھتی ہے جو اگلی نسل اپنے سے اعلیٰ پیدا کرے یا کم از کم اپنے معیار پر۔ اور ہلاک ہو جاتی ہے وہ قوم جو اپنی اگلی نسل کی اعلیٰ تربیت نہیں کر سکی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا قدم اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے تو ہمیں اپنے بچوں کی تربیت پر خصوصی توجہ دینا ہوگی۔ قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثانی حضرت فضل عمر تربیت اولاد کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ ان باتوں کی طرف توجہ نہیں کرتے وہ قوم کو تباہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ اولاد نے بھی آگے قوم بننا ہے۔"

(منہاج الطالبین۔ صفحہ ۸)

قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اگلی نسل پر پڑنے والی ذمہ داریوں کے ضمن میں اس خواہش کا اظہار فرماتے ہیں کہ ہماری اگلی نسل کو دینی قربانیوں میں ہم سے بھی آگے نکل جانا چاہیئے فرمایا:۔

"میں یہ نہیں کہتا کہ ہمارے جتنی تمہیں توفیق ملے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ مجھ سے بڑھ کر تمہیں توفیق ملے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دینے کی۔ اور مجھ سے زیادہ تم اُس کے فضلوں کے وارث بنو۔ پس دعائیں کریں۔"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء)

تربیتِ اولاد کی مذکورہ بالا غرض و غایت پاکیزہ اور پرعزم خواہشات اور دعاؤں کے پس منظر میں ہمیں سوچنا ہوگا کہ ہم اپنا یہ گوہر مقصود کیونکر حاصل کر سکتے ہیں۔ احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت اور اصلاح کے لئے کوئی نیا لائحہ عمل یا شیڈول دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ احمدی بچوں کی ہی یہ منفرد حیثیت ہے کہ ان کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک فعال انسٹی ٹیوٹ موجود ہے۔ جس کے پیچھے بڑے بڑے ذہین دماغوں کی منصوبہ بندی ہے۔ ان کی بہتری و ترقی کے منصوبے اس وقت سے بن رہے ہوتے ہیں جبکہ ابھی وہ کھیل کود میں مشغول ہوتے ہیں۔ ان کے لئے بزرگانِ سلسلہ رات کے پچھلے پہر اُٹھ کر درد بھری دعائیں کر رہے ہوتے ہیں۔ جبکہ ابھی وہ میٹھی نیند سو رہے ہوتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہے جو آسمان سے برس رہی ہے پس وہ آگے بڑھیں اور اپنی جھولیاں لبالب بھر لیں۔ ان حالات میں یہی مختصر و جامع مشورہ دیا جا سکتا ہے کہ بچوں کو جماعت اور ذیلی تنظیموں کے مقامی اور مرکزی تربیتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ اگر وہ پابندی سے ایسا کریں گے تو باقی سب کچھ وہ خود ہی پا لیں گے۔ کیونکہ ان پروگراموں میں درسِ قرآن بھی ہوتا ہے اور حدیث بھی۔ درسِ کتب حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی ہوتا ہے اور امام ہمام کے ارشادات و تحریکات بھی۔ وہاں ذہنی و جسمانی دونوں قسم کی تربیت کا مواد میسر ہوتا ہے۔ اس طرح نماز باجماعت کی عادت ڈالیں۔ لیکن عمدہ نتائج حاصل کرنے کے لئے ہمیں ایک قدم اور نیچے آنا ہوگا۔ ہمیں بچے کی اس عمر کو بھی زیرِ بحث لانا ہوگا۔ جبکہ وہ صرف والدین اور اہلِ خانہ کی نگرانی میں پرورش پا رہا تھا یعنی یوم پیدائش سے سات سال کی عمر تک کا زمانہ۔ عمدہ دماغ، اعلیٰ کردار اور بہترین اخلاق کے حامل اطفال و خدام مہیا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ والدین اس حصہ عمر میں بچوں کے تربیتی پہلو کو نظر انداز نہ کریں جیسا کہ عموماً ہو جاتا ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق بچے کی تربیت ماں کے بطن سے شروع ہونا چاہیئے۔ یورپ میں اس پر کئی تجربات ہو چکے ہیں کہ بچہ ماں کے پیٹ میں ہی سیکھنا شروع کر دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میاں بیوی کے اختلاط کے وقت ایک مخصوص دعا پڑھنے کی تلقین فرما کر اور پیدائش کے بعد کان میں اعلان توحید کہنے کا ارشاد فرما کر بہت پہلے اس حقیقت کو واضح کر دیا تھا۔ آپؐ کا ارشاد ہے کہ مرد اور عورت ہم صحبت ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:۔

"اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَ جَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا"

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ ہم کو شیطان سے دور رکھ اور دور رکھ شیطان کو اس چیز سے جو تو نے ہمیں بخشی۔

حضرت فضل عمر (اللہ کی رحمتیں آپ پر ہوں) کی نظرِ کامل نے بھی اس حقیقت کو پایا اور چھبیس نصائح پر مشتمل ایک لائحہ عمل والدین کے لئے "منہاج الطالبین" میں ارشاد فرمایا ہے۔ میں ان کا خلاصہ اپنے الفاظ میں مختصر تشریح کے ساتھ، یہ استدعا کرتے ہوئے احباب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ وہ خود کتاب مذکورہ میں ان کا مطالعہ کریں اور ان کی افادیت، اہمیت اور تفاصیل ذہن نشین کر لیں۔ اور اپنی عملی زندگی میں کما حقہٗ ان سے استفادہ کریں:۔

(۱) پیدائش کے بعد بچے کے کان میں اعلانِ توحید کہنا پہلا تربیتی عمل ہے۔

(۲) بچے کو صاف و پاک رکھا جائے کہ ظاہری صفائی باطنی صفائی کا موجب بنتی ہے۔

(۳) بچے کو غذا مقررہ اوقات میں دی جائے کہ اس سے اسے پابندیٔ وقت کی عادت پڑتی ہے اور صحت بھی اچھی ہوتی ہے۔

(۴) بچے کو پاخانہ بھی مقررہ اوقات میں ہی کرانا چاہیئے۔ اس سے ایک طرف صفائی میں مدد ملتی ہے تو دوسری طرف بچے کے قویٰ میں لاشعوری طور پر پابندیٔ وقت کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔

(۵) بچے کو غذا ایک اندازہ کے مطابق دینا چاہیئے تاکہ اس میں قناعت کا مادہ پیدا ہو اور حرص کی عادت پیدا نہ ہو۔

(۶) بچے کو غذائیں بدل بدل کر دینا چاہیئے۔ ہر شئے میں الگ الگ غذائی اجزاء ہوتے ہیں اور انسانی جسم کو سبھی درکار ہوتے ہیں۔

(۷) جب بچہ اپنے پاؤں پر چلنے لگے تو اس سے چھوٹے چھوٹے کام لینے چاہئیں۔ مثلاً "یہ برتن وہاں رکھ دو۔" "وہ چیز اٹھا لاؤ۔" اس سے بچہ میں اطاعت کا مادہ پیدا ہوتا ہے اور ہاتھ سے کام کرنے کا تجربہ ہوتا ہے۔

(۸) بچے کو اپنے نفس پر کنٹرول کرنے کی عادت ڈالنا چاہیئے وہ یوں کہ کھانے والی اشیاء چھپانے کی بجائے بچے کے سامنے پڑی ہونا چاہیئے لیکن اسے بتایا جائے کہ مقررہ وقت پر ہی کھانے کو ملے گی۔

(۹) بچہ کو بے جا پیار اور ڈانٹ ڈپٹ نہیں کرتے رہنا چاہیئے۔ اس سے کئی اخلاقی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

(۱۰) بچے کے سلسلہ میں ماں باپ کو ایثار سے کام لینا چاہیئے۔ جو چیز کسی بیماری کی وجہ سے جب تک بچہ نہیں کھا سکتا والدین بھی نہ کھائیں۔ اور نہ گھر میں لائیں۔

(۱۱) لمبی بیماری میں بچے کی دیکھ بھال نہایت احتیاط سے کرنا چاہیئے۔ زیادہ توجہ بزدلی، خود غرضی اور چڑچڑاہٹ پیدا کر دے گی۔ اور بے توجہی اسے باغی بنا سکتی ہے۔

(۱۲) بچے کو ڈراونی کہانیاں نہ سنانا چاہیئے اس سے بچہ میں احساس کمتری پیدا ہوتا ہے اور وہ بزدل ہو سکتا ہے۔

(۱۳) ہر بچے کو اس کی عمر کے مطابق ذمہ داری ڈالنا چاہیئے تاکہ اسے اس کا احساس ہو۔

(۱۴) بچے کے دل میں یہ ڈالتے رہنا چاہیئے کہ وہ نیک ہے۔ اس سے اس کے دل میں نیکی کے جذبات پیدا ہوں گے۔

(۱۵) بچے کو خود اپنے ساتھی نہ چننے دینا چاہیئے۔ بلکہ اچھے اخلاق و کردار کے بچے والدین خود منتخب کر کے دیں۔ کیونکہ بچہ اپنے ساتھیوں سے بہت کچھ سیکھتا ہے۔

(۱۶) بچہ کو ضد کی عادت سے باز رکھنا چاہیئے۔ ضد کے وقت اس کی توجہ فوراً دوسری طرف کر دینا چاہیئے۔ اور اصل سبب کا سدِ باب کرنا چاہیئے۔

(۱۷) بچے سے ہمیشہ ادب سے بات کرنا چاہیئے اس طرح وہ بھی دوسروں سے ادب سے پیش آئے گا۔

(۱۸) بچے کے سامنے جھوٹ، تکبر اور دکھاوے پن سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اس سے اس کے اخلاق تباہ ہو سکتے ہیں۔

(۱۹) بچے کو نشہ آور شے سے پرہیز کرانا چاہیئے۔ ورنہ اس کے اعصاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمزور ہو جاتے ہیں اور اس سے قوت ارادی اور مستقل مزاجی ختم ہو سکتی ہے۔

(۲۰) بچے کو الگ بیٹھ کر کھیلنے سے منع کرنا چاہیئے۔ تاکہ بُری عادات اور ضیاع اوقات کا عادی نہ بن جائے۔

(۲۱) بچے کو ننگا نہ ہونے دینا چاہیئے۔ اس سے حیا کی صفت مفقود ہو سکتی ہے۔

(۲۲) بچے کو اپنی غلطی کے اعتراف کی عادت ڈالنا چاہیئے اس طرح اس میں فراخ دلی۔ وسیع القلبی اور توبہ و استغفار کی عادت پیدا ہوگی۔

(۲۳) بچے کا اپنا بھی کچھ مال ہونا چاہیئے۔ پھر اسے اس کی حفاظت اور بہتر استعمال کی تلقین کرنا چاہیئے کہ آئندہ چل کر اسے اس سے واسطہ پڑے گا۔

(۲۴) بچے کا کوئی مشترک مال بھی ہونا چاہیئے۔ مثلاً کوئی کھلونا یا ٹرائی سائیکل جسے گھر کے سب بچے استعمال کریں۔ اس سے مل جل کر رہنے کے آداب و طریقے سیکھے گا۔ اور قومی مال کی حفاظت اور ایثار کا جذبہ پیدا ہوگا۔

(۲۵) بچے کو آداب و قواعد تہذیب ساتھ ساتھ سکھاتے رہنا چاہیئے مثلاً سلام کرنا۔ کھانے کے آداب وغیرہ۔

(۲۶) بچے کی مناسب ورزش کا بھی اہتمام ہونا چاہیئے کہ صحت مند ذہن کے لئے صحت مند جسم کی ضرورت ہوتی ہے اور اس سے بچہ جفاکش اور بہادر ہوتا ہے۔ اور یہ اصلاحِ نفس کے لئے بہت ضروری ہے۔

پس آج کے بچے ہی کل کے خدام اور انصار ہوں گے۔ پھر وہی قوم کے لیڈر ہونگے اور انہوں نے ہی جماعت احمدیہ پر پڑنے والی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانا ہے۔ اگر اگلی نسل اعلیٰ پیدا کرنا ہے تو ضروری ہے کہ بچے کی پیدائش سے ہی اس کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھا جائے۔ اسی دوران درد و الحاح سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا بھی کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ وہ ہمیں تربیت اولاد کی ذمہ داریاں پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ اگلی نسل بشاشت کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں پورا کرنے والی ہو۔ (آمین!)

— O —

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

— بقیہ اخبار احمدیہ —

کے بارے میں ایک نہایت اہم ارشاد سنایا۔ نیز بیعت کی اہمیت، سچی توبہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ سے بڑے بڑے انعامات پانے کے موضوع پر حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ کے ارشادات سنائے۔ ان ارشادات میں حضرت اقدس نے احباب کو تلقین فرمائی ہے کہ ذکرِ الٰہی میں کبھی سستی نہ کریں کیونکہ ذکر الٰہی میں سستی کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا ہے کہ گالیوں کے مقابل پر جوش نہیں بلکہ صبر دکھانا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا ہم صبر کرنے کے لئے مامور کئے گئے ہیں اور ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو پیش نظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نماز باجماعت ادا کرنا ہے۔

آخر میں مولانا موصوف نے دعا کی اہمیت کے بارہ میں ایک اقتباس سنایا۔

خطبہ ثانیہ سے پہلے مولانا نے کہا کہ جو لوگ لاؤڈ سپیکر نہ ہونے کی وجہ سے خطبہ سننے کے لئے قریب آکر بیٹھے ہیں وہ خطبہ ثانیہ ختم ہونے تک اپنی جگہوں سے نہ ہلیں اور خطبہ ثانیہ ختم ہونے کے بعد اپنی اپنی جگہوں پر واپس جا کر صفیں بنائیں۔

درخواست دعا

- خاکسار کے والد صاحب چوہدری فضل الدین (سابق فضل شاپ) کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ کمزوری بھی بہت بڑھ گئی ہے۔ جملہ احباب سے دعائے صحت کیلئے عاجزانہ درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور لمبی عمر سے نوازے (آمین)۔

(مبارک احمد اعجاز گولبازار ربوہ)

- خاکسار کی والدہ کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ (ناصر احمد طاہر۔ ربوہ)

- برادرم مکرم عطاء اللہ مہر صاحب۔ ایک مقدمہ کی وجہ سے پریشان ہیں۔

(بشارت اللہ مہر۔ ملتان)

- خاکسار ایک ماہ دل کی تکلیف میں مبتلا رہنے کے بعد اب بفضلہ تعالیٰ روبصحت ہے۔

(سعید احمد جٹ۔ شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین)

- خاکسار کے بیٹے ماجد ظفر کو سائیکل سے گرنے کی وجہ سے دائیں پاؤں پر چوٹ آئی ہے۔

(منصور احمد ظفر احمد نگر)

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

میاں بیوی کے جھگڑوں کو سنجیدگی سے سلجھانے کی اہم تحریک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں بعض ایسے مقدمات بھی آتے رہتے تھے جن میں میاں بیوی کی طرف سے چھوٹی چھوٹی باتوں کو وجہ نزاع بنا لیا جاتا تھا اور طلاق اور خلع تک نوبت پہنچ جاتی تھی۔ حضور نے اس نہایت افسوسناک اور ناپسندیدہ طرز کی روک تھام کے لئے ۲۱ جون ۱۹۴۶ء کو مفصل خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں احباب جماعت اور قاضیانِ سلسلہ دونوں کو بہت پُر حکمت ہدایات دیں اور انھیں زوجین کے جھگڑوں کو سنجیدگی سے سلجھانے کی تلقین کی۔ چنانچہ فرمایا:۔

"چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے تعلقات کو خراب کرنا عقلمندوں کا کام نہیں ہوتا۔ میرے نزدیک اگر بیوی میں کوئی غلطی ہے تو اس کی اخلاقی اصلاح ہونی چاہیئے۔ لیکن اسے چھوڑ دینے پر آمادہ نہیں ہونا چاہیئے۔ ہیڈ ماسٹر لڑکوں کو سبق دیتا ہے۔ کیا جو لڑکے سبق یاد نہیں کرتے انہیں سکول سے نکال دیتا ہے۔

اسی طرح انسانوں میں غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ کوتاہیاں بھی ہوتی ہیں کمزوریاں بھی ہوتی ہیں لیکن مومن کا کام ہے کہ ان کو دور کرنے کی کوشش کرے اور وہ جنس جسے اللہ تعالیٰ نے مقدس بنایا ہے۔ اسے بازار میں بکنے والی جنس نہ بنا دے۔ پس میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ اسے ایسے جھگڑے نہایت سنجیدگی کے ساتھ سلجھانے کی کوشش کرنی چاہیئے اور میں قاضیوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ انھیں ایسے معاملات میں نہایت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ میں قاضیوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ ایسے معاملات میں وہ کسی فریق کے وکیل کو قریب بھی نہ آنے دیں۔ اور وہ بجائے قاضی کے، باپ بننے کی کوشش کریں اور لڑکے کو اپنا بیٹا سمجھیں اور لڑکی کو اپنی بیٹی سمجھیں۔ جس طرح باپ اپنے بچوں کو سمجھاتا ہے۔ اسی رنگ میں ان کو سمجھائیں۔ اور شریعت کے مسائل انھیں بتائیں۔ اور انھیں طلاق اور خلع کے نقصانات بتائیں کہ اس کے عام ہونے سے قوم کے اخلاق گر جاتے ہیں۔ جن کی اولاد ہوگی۔ جب وہ بڑے ہوں گے تو ان پر کیا اثر پڑے گا کہ ہمارے ماں باپ نے معمولی سی بات پر جدائی حاصل کر لی تھی اور وہ اپنے ماں باپ سے کون سا نیک نمونہ حاصل کریں گے اور ایسی اولاد کیسے ترقی حاصل کر سکتی ہے۔ پس یہ چیزیں اخلاق کو سنوارنے والی نہیں بلکہ اخلاق کو بگاڑنے والی ہیں۔ جماعت کو ان کی اہمیت سمجھنی چاہیئے۔ کیونکہ میرے نزدیک یہ اہم امور سے بھی بالاتر چیز ہے۔ جب بھی قاضی کے پاس کوئی ایسا معاملہ پیش ہو اس کا دل کانپ جانا چاہیئے کہ کہیں میں کوئی ایسا فیصلہ نہ کر دوں، جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو۔ اور اسے معاملہ کے تمام پہلوؤں پر غور کر کے فیصلہ کرنا چاہیئے۔ اور یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ جب کوئی ایسا جھگڑا ہو جائے۔ تو نہ مرد کے ماں باپ اور نہ ہی عورت کے ماں باپ اس میں دخل دینے کی کوشش کریں اور وہ قاضی پر پورا اعتماد رکھیں۔ اگر انھیں فیصلہ میں کوئی سقم معلوم ہو تو وہ ہمیں لکھ سکتے ہیں۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ اس فیصلہ میں واقعی کوئی سقم موجود ہے یا نہیں۔"

(الفضل - ۲۵ جولائی ۱۹۴۶ء)

: مرسلہ :
مکرم فیروز الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید ربوہ

دو پیاروں کا تذکرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم طاہر عارف صاحب ابن مکرم مولانا محمد یار عارف صاحب - سرگودھا)

چار ماہ ہونے کو آئے ہیں میری آپا (والدہ) کو مجھ سے جدا ہوئے - اور اس سے ۱۳ دن پیشتر وہ جوان رعنا کہ جس سے میرے بہت سے رشتے تھے بلکہ جو میرا سب کچھ تھا اور ہر رشتہ دوسرے رشتے سے بڑھ کے پیارا یوں اچانک رخصت ہو گیا کہ طبیعت سنبھلتے ہی سنبھلے گی - تا حال ذہن کو وہ یکسوئی نہیں کہ افادۂ احباب کے لیے کچھ لکھ سکوں -

امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیارے طیب کے لیے اظہارِ محبت کے بعد بہت سے احباب نے یہ جاننے کی خواہش کا اظہار کیا کہ وہ کون خوش قسمت تھا اور اس میں کیا خوبیاں تھیں جو وہ امام وقت کی خصوصی دعاؤں کو کھینچ لے گیا - اب میں کیا بتاؤں یہ راز تو محمود جانے یا ایاز جانے - اسی ضمن میں ہماری آپا کی تربیت و تدریس کا ذکر آتا رہا ہے - اسی طرح بعض جماعتی عہدیداران اور مربی صاحبان جو مختلف اوقات میں سرگودھا رہے انہوں نے بھی مجھے اس ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی ہے کہ مجھے کچھ حالات لکھنے چاہئیں تا نیک نمونہ ہمارے نوجوانوں کے لیے باعثِ نصیحت ہو -

کہتے ہیں درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے - یہ بھی درست ہے کہ کیکر کے درخت کو بیر نہیں لگتے - آپا کا ذکر شروع کرنا چاہتا ہوں تو ان کی زندگی کا پرتو طیب کی ذات میں نظر آتا ہے - اور طیب کی بات کروں تو بات آپا کی ہستی سے شروع ہوتی ہے دراصل یہ دونوں وجود اس حد تک اکٹھے رہے اور اس طرح اکٹھے رخصت ہوئے کہ ان کو الگ کر ہی نہیں جا سکتا - عرصہ ہوا حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی کتاب "میری والدہ" پڑھی تھی - آج یاد پڑتا ہے کہ ایک جگہ چوہدری صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ میرا اور میری والدہ کا عشق کا تعلق تھا - بات قدرے عجیب لگی - آج اس خوبیٔ تحریر کو داد دیتا ہوں - شاید میں ابد تک آپا اور طیب کے اس رشتہ کو بیان نہ کر پاتا اگر موصوف کی یہ تحریر نظروں سے نہ گزری ہوتی - ماں بیٹے کا جو پیار ہوتا ہے اس میں سے تو میں نے غالباً زیادہ حصہ لیا ہو گا لیکن آپا اور طیب کا ایک عشق کا ایسا تعلق تھا - کہ جو پیار کے اس رشتہ سے بھی بڑھ کر تھا - اللہ تعالیٰ نے بھی اس عشق کی لاج رکھ لی اور طیب کو عین اس وقت اپنے پاس بلا لیا جب وہ آپا کی دوائیاں لے کر اور امریکہ سے موصول ہونے والے کینسر سے متعلق نئے پیپر کی نقل لے کر اس دن خاص طور پر آپا کو اپنے خون کا عطیہ دینے کے لیے آ رہا تھا - اس لمحہ کے متعلق ایک ہندی اصطلاح "شبھ گھڑی" ذہن میں آتی ہے - اور پھر ہماری تمام تر کوششوں کے باوجود کہ ہماری بیمار آپا کو طیب کی عارضی جدائی کا علم نہ ہونے پائے اللہ تعالیٰ نے خود کشفی طور پر آپا کو تمام واقعات پر اطلاع دیدی جس کے بعد انہوں نے بھی کہا کہ "مجھے پتہ ہے کہ تم لوگوں کا بڑا نقصان ہو گیا ہے" اور پھر زیادہ دن جدائی برداشت نہ کر سکیں اور خاموشی سے عدم کی راہ لی -

تفصیل یوں ہے کہ آپا کی وفات سے تین چار روز پہلے ہم ان کے پاس بیٹھے گفتگو کر رہے تھے - معاً بند آنکھیں کھولیں اور کہنے لگیں کہ بابا کہاں ہے - پھر خود ہی فرمایا - سفید ڈاڑھی والا بابا بھاگتا ہوا آیا تھا - کہاں چلا گیا - ابھی تو میں نے اس کو چھینا تھا کہ میرا تو بیٹا ہی گیا ہے اور کیا جانی نقصان ہوا ہے اس کے بعد جتنے دن زندہ رہیں اس تعلق میں سوائے اس کے کچھ نہیں کہا کہ بڑا نقصان ہو گیا - براہ راست کوئی بات طیب کے متعلق نہیں کی - کچھ غنودگی سی رہی - اور پھر بلاوا آ گیا - بلانے والا ہے سب سے پیارا - اللہ تعالیٰ کا کیسا پیار کا معاملہ کہ ماں پہ نثار ہونے والے بیٹے کو ماں کا غم نہ دکھایا اور ماں کو ایسی غنودگی میں رکھ کر کہ جس میں اگرچہ وہ ہم کو پہچانتی بھی تھیں اور اپنی بعض پرانی سہیلیوں کو بھی مدت بعد پہچان کر باتیں کرتی رہیں بیٹے کی جدائی کی اطلاع دیکر بھی بے قراریوں سے بچا لیا - میں جوں جوں اپنے دو عزیز ترین پیاروں کے متعلق لکھ رہا ہوں یہ تحریر فسانۂ غم بننے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے انعامات کا تذکرہ بنتی جا رہی ہے - کیوں نہ ہو وہ رحیم خدا تو رحمان بھی ہے اور غفور بھی - اور میں شرح صدر سے بیان کرتا ہوں کہ طیب کے جدا ہونے سے لے کر آج تک اس خدا نے اپنے پیار میں یوں لپیٹ لیا ہے کہ وہ پیار مادی طور پر محسوس ہونے لگا ہے

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

میں نے اس چڑیا کو بھی دیکھا ہے جو اپنے بچوں والے گھونسلے کے قریب کسی خونخوار درندے کو دیکھ کر بے قراری سے ڈالی ڈالی پر اڑتی پھرتی ہے - میں نے مرغی کو اپنے بچوں کو پروں کے نیچے محفوظ کرتے بھی دیکھا ہے - چاندنی راتوں میں بے قرار چکور کی آواز بھی میرے دل پر نقش ہے - لیکن جب تخیل کی آنکھ سے اپنی آپا کو دیکھتا ہوں کہ علی الصبح عجیب بے قراری کے عالم میں ہمارے کمروں کے درمیان پھر رہی ہیں اور نہایت اضطراب سے ہمیں آوازیں دے رہی ہیں کہ اٹھو سورج نکلنے والا ہے نماز قضا ہو جائے گی اور پھر ایک کمرے سے دوسرے اور وہاں سے پھر پہلے کمرے کی طرف چکر لگا رہی ہیں حتیٰ کہ ہم اٹھ کر وضو کر لیتے ہیں تو ماں کا حقیقی پیار نظر آتا ہے اور معاً ذہن میں خیال آتا ہے کہ گویا وہ ہمیں آگ میں جلتا ہوا دیکھ رہی ہوتی تھیں - اس وقت بچپن کی نیند میں مضطرب آواز ہمیں یقیناً اچھی نہیں لگتی تھی اور ہم آپا سے کہہ دیا کرتے تھے کہ آپ تو ڈرا ہی دیتی ہیں تو ہنس دیتیں - کہا کرتیں کہ لاڈ ہوا کھانے کا پہنانے کا لیکن نماز میں یا پڑھائی میں کوئی لاڈ کی گنجائش نہیں - کئی بار ایسا ہوا کہ ناشتہ سامنے پڑا ہے لیکن آپا پوچھ لیتیں کہ نماز پڑھی ہے ہم لاکھ کہیں کہ ناشتے کے بعد پڑھ لیں گے لیکن کہتیں کہ پھر سورج نکل آئے گا - خدا کو کیا جواب دو گے کہ ناشتہ کرنے میں دیر ہو گئی -

طیب ہم بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا - مجھ سے بڑی دو بہنیں ہیں اور وہ مجھ سے بھی پانچ سال چھوٹا تھا - ہم سب کا بہت ہی لاڈلا اور پیارا اب بھی وہی ہے - آپا کو تو ہم کہتے تھے کہ وہ جو کہانیوں میں ہوتا ہے کہ جادوگرنی کی جان فلاں پھول میں ہے تو آپ کی جان تو طیب میں ہے - سکول کے وقفہ میں کھانے کے لیے دسویں تک باقاعدہ اس کے لیے صبح بیکری سے کیک آتا تھا - سکول سے واپسی پر کبھی بھی سادہ پانی اس کو پینے کو نہیں ملا - ہمیشہ شربت یا سکوائش وغیرہ اس کے آنے سے دس منٹ پہلے آپا بنا کر اور گرمیوں میں برف ڈال کر رکھ دیتی تھیں - وہ صبح اٹھتا تو ہم کندھوں پر اٹھا لیتے (پنجابی میں کندھاڑے اٹھانا) غسل خانہ اور وضو کے لیے بھی اسی طرح لے جاتے لیکن اتنے لاڈ کے باوجود اسے بھی ناشتہ نہیں ملتا تھا جب تک پہلے نماز نہ پڑھ لے - ہم چاہیں کتنا کہیں کہ آپا بلّو کو سونے دیں - لیکن ہماری محسن یہی کہتیں کہ صبح واپس جانے والے فرشتے اللہ میاں سے کیا کہیں گے کہ فلاں گھر میں ایک بندہ بغیر نماز پڑھے سو رہا ہے - یہی وجہ تھی کہ طیب نے چھٹی ساتویں میں ہی نماز باقاعدگی سے شروع کر دی تھی اور اس توجہ اور انہماک سے نماز پڑھتا کہ حیرانگی ہوتی تھی کہ یہ عمر اور عبادت میں یہ انہماک میری آنکھوں میں ہر وقت یہ نظارہ گھومتا ہے کہ ماں بیٹا پہلو بہ پہلو جائے نماز ڈالے نماز پڑھ رہے ہیں - کتنے اچھے لگتے تھے! کیا دن تھے - ابا جان کہا کرتے کہ میں نے تو کوئی مربعے زمین کے نہیں بنائے - اور ہماری آپا کہا کرتی تھیں کہ میری تو پھلواڑی اور باغ بھی یہی بچے ہیں - اگر تو یہ نماز پڑھتے رہیں گے اور تلاوت کرتے رہیں گے تو میں اللہ کے حضور سرخرو ہوں گی - خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرے - آمین -

طیب ہر وقت آپا سے چپکا رہتا - اور نیکی کے ایسے نمونے منظر عام پر آتے کہ آج ان کو آنکھیں ترستی ہیں - ۱۹۷۴ء اکتوبر میں سرگودھا کے احمدیوں پر جو قیامت ٹوٹی ان میں ایک دن جب موت سامنے تھی اس روز طیب اور آپا جا نماز بچھائے عصر کی نماز پڑھنے میں مگن رہے ہیں بے قراری میں آتا اور دیکھتا مگر ان دو فرشتوں کا انہماک نہ ٹوٹتا تھا نہ ٹوٹا اور موت اور تباہی کا دیوتا ہمارے گھر کو چھوئے بغیر پلٹ گیا - یہ دن اپنی یاد کا ایک ایسا رنگ چھوڑ گیا ہے کہ مٹنے نہیں مٹتا -

میری پیاری ماں نے زندگی میں اپنے لیے ایک مقصد متعین کیا ہوا تھا - اور وہ تھا کہ ہم بچے نیک اور لائق بنیں - زیور اور زینت عورت کی کمزوری ہے - شرع میں بھی منع نہیں - لیکن میری آپا کو ان چیزوں سے کبھی رغبت نہیں رہی - بے کار بیٹھ کر گپیں ہانکنے اور غیبت کرنے کی بھی عادت نہ تھی - جہاں خاندان کی دیگر خواتین اکٹھی بیٹھ کر گپیں مارتی رہتی تھیں - میری آپا ہمیں ارد گرد بٹھا کر کوئی نیکی کی بات سنا رہی ہوتی تھیں - کسی بزرگ کی روایت - حضرت اماں جان کا تذکرہ - تحریک جدید کے مطالبات - ابا جان کی باتیں - قادیان کی باتیں اپنی زندگی کی باتیں اور بہت سا پیار ان کی آنکھوں سے چھلک رہا ہوتا تھا - لیکن اس کے ساتھ ہی ہمارے رشتہ داروں کا آپا پر یہ اعتراض بھی ہوتا تھا کہ آپ نے بچوں کو بہت آزادی دے رکھی ہے خراب ہو جائیں گے - یہ سچ ہے ہم نے بہت آزاد ماحول میں پرورش پائی ہے، ہماری ذہنی استعدادوں کی نشوونما پر کوئی قدغن نہ تھی - خوب شرارتیں بھی کی ہیں - خوب ہنسے ہیں - خوب فقرے بازی کی ہے - لیکن آپا کی ایک بات ہمیشہ یاد رہی ہے اور یاد رہے گی - کہ شرارت اور بدتمیزی میں فرق ہوتا ہے - ہماری تربیت جس انداز میں ہو رہی تھی اسکی ایک جھلک طیب کے ایک معصوم سے فقرے میں نظر آتی ہے - ابھی سکول میں ہی پڑھتا تھا - ساتویں آٹھویں میں ہو گا حسب معمول آپا کے ارد گرد ایک ہی چارپائی پر بیٹھے تھے - یاد نہیں کہ کیا باتیں ہو رہی ہوں گی - بڑے خلوص سے کہنے لگا کہ آپا میرے بچوں کی تربیت آپ ہی کریں - کتنا زیرک تھا وہ بچہ کتنی خوش قسمت

تھی۔ وہ ماں۔ اے اللہ ان کو معاف کر دینا دونوں نیک نیت بہت تھے۔ بشری تقاضوں کے ماتحت جو کمزوریاں، خطائیں اور گناہ سرزد ہوئے انہیں تو اپنی مغفرت، ستاری اور رحم میں چھپا لینا۔ آمین۔ یہ اسی آزاد ماحول کا نتیجہ تھا کہ والدین کی غیر موجودگی میں بھی اچھے اور برے کے احساس نے کبھی ساتھ نہیں چھوڑا طیب اکثر کہا کرتا کہ آپا نے ابا جان کی شخصیت کو اس رنگ میں پیش کیا کہ خود ہی شرم آتی تھی۔ کہ ہم ایسے باپ کے بیٹے ہو کر کوئی غلط کام کریں۔ آپا سے بڑے پیار سے شکوہ کرتا کہ آپ نے ہمیں اس مادی دنیا میں رہنے کے قابل نہیں چھوڑا جھوٹ، منافقت، غیبت سے کوسوں دور اور نہایت صاف گو نوجوان تھا۔

سگریٹ، سینما یا وہ گوئی اور بے ہودہ مجالس نہ وہ اپنے لیے پسند کرتا نہ اپنے دوستوں کے لیے۔ میڈیکل کالج ہوسٹل میں پڑھتا تھا۔ گھر آتا تو چھوٹی چھوٹی باتیں آپا کو بتاتا کہ فلاں لڑکا سگریٹ پیتا ہے۔ فلاں لڑکی کا لباس ٹھیک نہیں یا اس کی باتوں میں حیا نہیں ہے۔ حد یہ کہ چند سال پہلے جب اسے اتفاقاً چند دن ایک ایسے گھر میں رہنا پڑا جہاں نوجوان تاش کھیل رہے تھے تو گھر آ کر بڑا حیران ہوا۔ جو بات میں بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ مجھے یاد نہیں کہ کبھی آپا یا ابا جان نے ہمیں تاش سے منع کیا ہو۔ کبھی ضرورت ہی پیش نہیں آئی۔ لیکن تاش سے از خود نفرت کا ایک احساس خاموشی سے جنم لے چکا تھا۔

میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ طیب کو تو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ تاش کے پتے اور رنگ کتنے ہوتے ہیں۔ ع خاک میں کیا صورتیں ہونگی کہ پنہاں ہو گئیں جس طرح بسا اوقات فن کار اپنے فن کی انتہا اپنی آخری تخلیق میں دکھانا چاہتا ہے۔ اسی طرح ہماری آپا نے طیب پر خاص توجہ مرکوز رکھی۔ لیکن آپ کے پیار نے اسے بھی ماں کے مقام کا عارف بنا دیا تھا۔ جہاں آپا کی زندگی کا محور طیب تھا وہاں طیب کی تڑپ بھی یہی تھی کہ ماں کی خاطر جیئے اور ماں پر ہی نثار ہو۔ طیب کی ایک ڈائری میں انگریزی کی ایک نظم ملی ہے۔

بہت خوب نظم ہے۔ ماں کی دعا اور اس کا ایک جملہ یا PHRASE لکھ کر ختم کرتا ہوں۔ آخری جملہ ہے۔ ماں دعا کرتی ہے اور نصیحت کر رہی ہے کہ اے بیٹے جب میری وفات ہو تو اس وقت تک تم وہ مقام حاصل کر لو کہ لوگ کہیں کہ

SHE REAPS AS SHE SOWED
THIS MAN WAS HER SON

اس ماں نے جو بویا تھا وہ پا لیا
یہ نوجوان اس ماں کا بیٹا ہے۔

سوچتا ہوں کہ یہ نظم طیب نے اپنی ڈائری میں یقیناً پیش خبری کے رنگ میں ہی نقل کی ہوگی کیونکہ واقعی ایسا ہو بھی گیا۔ کہ آپا کی وفات کے بعد ان کا ذکر یہ کہہ کر بھی کیا جاتا رہا کہ یہ وہ ماں ہیں جن کے بیٹے کی وفات کا ذکر حضور نے اپنے خطبے میں فرمایا تھا

قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ماں اور بیٹے کو جنت الفردوس میں اکٹھا ہی رکھے اور ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور اس دنیا میں بھی ان کے نام سے معنون فیوض کو جاری فرما دے۔ آمین۔

ماہنامہ "تحریکِ جدید"

مئی کا ماہنامہ تحریک جدید ۱۵ مئی کو حوالۂ ڈاک کر دیا گیا تھا۔ امید ہے دو چار روز میں جملہ خریدار اصحاب کی خدمت میں پہنچ جائے گا (انشاء اللہ)

اگر آپ کو پرچہ نہ ملے تو اس کی یا تو یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ ڈاک میں ضائع ہو گیا ہے یا یہ کہ آپ نے چندہ کی تجدید نہیں کروائی۔ اگر ڈاک میں ضائع ہو گیا ہے تو آپ کی طرف سے اطلاع ملنے پر دوبارہ ارسال کر دیا جائے گا۔ اگر آپ نے چندہ کی تجدید نہیں کروائی تو اب کروا لیں۔ آپ جماعت کے دیگر چندوں کے ساتھ بھی ادائیگی کر سکتے ہیں۔ البتہ ہمیں اطلاع ضرور دیں کہ آپ نے چندہ ادا کر دیا ہے۔ اس صورت میں مئی کا پرچہ بھی آپ کو ارسال کیا جا سکے گا۔ انشاء اللہ! وی پی نہ منگوائیں تو بہتر ہے۔ اس پر خرچ زیادہ ہوگا اور جب یہ سہولت میسر ہے کہ آپ جماعتی چندوں کے ساتھ یہ چندہ بھی ادا کر سکتے ہیں تو پھر وی پی کا خرچ کیوں برداشت کیا جائے۔

طالب علموں کے لئے چندہ کی شرح نصف ہے۔ یعنی پانچ روپے سالانہ۔ لیکن اس صورت میں آپ یہ ضرور لکھیں کہ آپ طالب علم ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام قارئین تحریک جدید کے لئے اس پرچہ کے مندرجات کو مفید اور بابرکت بنائے۔ آمین!

(مینیجنگ ایڈیٹر)

یہ زمیندار کسان طبقہ کے لئے پیغامِ دولت ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از مکرم حکیم عطاء اللہ صاحب منڈی بہاؤالدین

ہماری آبادی کا ۷۵ فیصد طبقہ زمیندار ہے لیکن دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ اکثر زمیندار غربت کا شکار رہتے ہیں خاصکر چھوٹے زمیندار تو بعض اوقات اپنے مویشی بیچ کر لگان و عشر ادا کر رہے ہیں موجودہ وقت میں جب زمیندار کی گندم کی فصل پک کر تیار ہوتی ہے تو اس کو گورنمنٹ کا لگان عشر اور حجام ترکھان لوہار کی سالانہ سیپ ادا کرنی ہوتی ہے نتیجہ ظاہر ہے کہ اس کے پاس بمشکل تمام سال بھر کے کھانے کے دانے بچتے ہیں۔

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتّٰی یغیروا ما بانفسھم

کے تحت اگر انہوں نے اپنا طریق کار نہ بدلا تو ان کی ہمیشہ ہی غربت کی حالت رہے گی جو موجودہ وقت میں ہے اس لئے ان کو چاہیئے کہ اپنے عقل و دماغ کو کام میں لاتے ہوئے نہایت محنت سے مندرجہ ذیل امور پر عمل کر کے اپنی آمدنی میں معتدبہ اضافہ کریں

۱۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے

وَاَمَدَّکُمْ بِاَنْعَامٍ وَّ بَنِیْنَ ہم نے تمہاری امداد کی مویشیوں اور بیٹوں کے ساتھ۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ مویشیوں کی پرورش میں بہت زیادہ فوائد ہیں ہالینڈ کے زمینداروں کی تمام تر دولت کا راز گایوں کی پرورش میں ہے۔ ہر گائے روزانہ تیس تیس سیر دودھ دیتی ہے۔ اس طرح ۹۰۰ سیر دودھ ہر زمیندار اپنی گائیوں سے پیدا کر کے روزانہ ۱۰۰۰ روپے سے زائد کما رہا ہے۔ ہم میں سے ہر زمیندار کو چاہیئے کہ وہ کم از کم ۳ یا چار گائے بھینس رکھ کر روزانہ ایک من دودھ پیدا کر کے کم از کم ۱۰۰ روپیہ روزانہ اپنی آمدنی پیدا کرے۔ اگر کمی پیسہ کی وجہ سے آپ فوراً گائے بھینس خرید نہیں سکتے تو اگر حبیب بنک یا یونائیٹڈ بنک کے دو کھیدار آپ کی ضمانت دیں تو آپ چھ ہزار روپیہ بغیر سود ایک سال کے لئے حاصل کر سکتے ہیں اور گائے بھینس کا دودھ بیچ کر ۶ ہزار روپیہ سالانہ ایک سال میں اتار سکتے ہیں اور اس طرح آپ کو گائے بھینس مفت بھی حاصل ہو جائے گی۔

۲۔ اگر زمیندار طبقہ اپنی زمین کے کچھ حصہ میں ایک سو لیموں کے درخت۔ ایک سو آم کے درخت ایک سو امرود۔ کینو۔ مالٹا کے درخت صرف ایک دفعہ محنت کر کے لگا دے۔ تو کچھ عرصہ بعد ہزاروں روپے سالانہ درختوں کے پھل بیچنے سے حاصل ہو جائیں گے۔

۳۔ اگر ایک ہزار یا پانچ ہزار شیشم کی قلمیں ماہ فروری میں اپنی زمین کے چاروں طرف لگا دیں تو چند سال بعد ان درختوں کے فروخت کرنے سے انکو پچاس ہزار روپیہ تک حاصل ہو جائیں گے۔

۴۔ اگر وہ ایک دفعہ محنت کر کے صرف ۲۰ بیس بھیڑیں اعلیٰ نسل کی پالیں اور ہر سال ان کے بچے عید الاضحیٰ کے موقعہ پر فروخت کر دیئے جائیں تو ہزاروں روپے سالانہ انکی آمدنی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

۵۔ کچھ اپنی ضرورت کیلئے اور کچھ فروخت کرنے کیلئے سبزیاں وسیع پیمانہ پر کاشت کر کے اپنی آمدنی میں اضافہ کریں۔

۶۔ کھاد حاصل کرنے کے لئے بھیڑوں، بکریوں کی وسیع پیمانہ پر پرورش کریں۔

۷۔ آجکل بانس کی کاشت سے زمیندار ہزاروں روپے کما رہے ہیں۔

دعاء نعم البدل

میرے چھوٹے بھائی جناب ظفر محمود احمد ظفر سلطان پورہ کو اللہ تعالیٰ نے دو بچیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا تھا جو ایک دن کے بعد اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب جماعت اور خاندان حضرت اقدس سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔

(منور احمد منیر بلغباں پورہ لاہور)

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر

مخلصین جماعت کا لبیک

جماعت احمدیہ پشاور

۱۔ مکرم حاجی ڈاکٹر رشید احمد صاحب	۳۵۰۰/-
۲۔ " حاجی بختیار احمد صاحب خود	۲۸۵۰/-
۳۔ " اجڑ خانصاحب مرحوم منجانب حاجی بختیار احمد صاحب	۱۰۰۰/-
۴۔ محترمہ باچیا بی بی صاحبہ والدہ " "	۱۰۶۰/-
۵۔ مکرم فضل وہاب صاحب مرحوم برادر " "	۱۰۰۰/-
۶۔ " جلال الدین صادق صاحب	۱۵۰۰/-
۷۔ " خان خلیل خان صاحب	۱۵۰۰/-
۸۔ " محمد عبداللہ خان صاحب بشمول والد صاحب مولوی عبدالحق صاحب مرحوم	۱۳۵۰/-
۹۔ محترمہ بشریٰ قریشی صاحبہ	۱۳۱۰/-
۱۰۔ مکرم سید محمد حسن صاحب سکواڈرن لیڈر	۱۱۲۰/-
۱۱۔ " عبدالعزیز خان صاحب ابن عبدالحی خان صاحب	۱۱۰۰/-
۱۲۔ " چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ	۱۱۰۰/-
۱۳۔ محترمہ سلیمہ ارشاد صاحبہ	۱۱۰۰/-
۱۴۔ " شمیم شریف صاحبہ	۱۰۰۲/-
۱۵۔ مکرم ڈاکٹر پیرزادہ انعام جاوید صاحب	۱۰۰۰/-
۱۶۔ " بشارت احمد صاحب	۱۰۰۰/-
۱۷۔ " مرزا مقصود احمد صاحب امیر جماعت	۱۰۰۰/-
۱۸۔ " میر محمد رشید صاحب بمعہ والدین و اہل و عیال	۱۰۰۰/-
۱۹۔ " منصور احمد صاحب گورایہ	۸۰۰/-
۲۰۔ " شیخ صلاح الدین صاحب	۶۵۰/-
۲۱۔ " چوہدری باسط منصور صاحب	۶۰۰/-
۲۲۔ " مرزا منظور احمد صاحب	۵۵۰/-
۲۳۔ " ڈاکٹر مبارک احمد خان صاحب وٹرنری	۵۰۳/-
۲۴۔ " افضال احمد صاحب رفیق	۵۰۰/-
۲۵۔ " چوہدری مبارک احمد صاحب	۵۰۰/-

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلانِ دارالقضاء

مکرم صلاح الدین صاحب ابن مولوی فضل الدین صاحب وکیل راولپنڈی نے درخواست دی ہے کہ کیپٹن عمر حیات خان صاحب مرحوم میرے اور ملک منور احمد صاحب کے خسر تھے۔ ہماری شریک حسن بھی فوت ہو چکی ہیں۔ کیپٹن صاحب مرحوم کے نام قطعہ ۹/۳۰ رقبہ گیارہ مرلہ دارالیمن ہے درج ذیل وارثان نے یہ قطعہ میرے اور ملک منور احمد صاحب کے نام منتقل کئے جانے رضامندی کی تحریر دی ہے لہٰذا ہم دونوں کے نام منتقل کئے جانے کا فیصلہ فرمایا جائے۔

اگر قطعہ مذکورہ ملک منور احمد صاحب، چوہدری صلاح الدین صاحب کے نام انتقال پر کسی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے

(۱) مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم آف کراچی بذریعہ بیگم صاحبہ رضیہ بیگم
(۲) مرزا محمد یوسف صاحب حال یوسٹن امریکہ
(۳) مرزا بشیر احمد حال لنڈن (۴) مرزا مشتاق احمد لاہور
(۵) میجر ظہور احمد صاحب نجم مرحوم بذریعہ بیگم صاحبہ بلقیس بیگم
(۶) نور جہاں بیگم اسلام آباد (۷) اقبال جہاں بیگم صاحبہ راولپنڈی
(۸) فرخندہ حیات ملک حال ریمبیا

(ناظم دارالقضاء)

تحریک جدید کے مالی جہاد میں نمایاں قربانی

مکرم عبدالوہاب آدم صاحب امیر و مربی انچارج غانا نے اطلاع دی ہے کہ مندرجہ ذیل مخلصین نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں نمایاں قربانی کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ (آمین)

۱۔ مکرمہ والی مریم عقبہ حکیم صاحبہ	۱۲۰۰۰ سیڈی
۲۔ مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب	۳۰۰۰ "
۳۔ مکرمہ کبریٰ معلم عیسےٰ	۱۰۰۰ "
۴۔ " " " "	۱۰۰۰ "
۵۔ مکرم عثمان کوفی کراموں صاحب	۱۰۰۰ "
۶۔ " نوح بین قل "	۱۰۰۰ "
۷۔ " اوپی مہدی کیوسی "	۱۰۰۰ "
۸۔ " جبرائیل بعیدن "	۱۰۰۰ "
۹۔ مکرمہ ہاجرہ احمد صاحبہ	۱۰۰۰ "
۱۰۔ مکرم ابراہیم آدم (رئیس) صاحب	۲۰۰۰ "
۱۱۔ " محمد لیل صاحب	۶۰۰ "
۱۲۔ " نوح آرمن "	۶۰۰ "
۱۳۔ " یحییٰ اوکیمی "	۶۰۰ "
۱۴۔ مکرم عیسےٰ کٹارسو صاحب	۶۰۰ سیڈی
۱۵۔ " آئزل آغوری "	۶۰۰ "
۱۶۔ " آدم "	۵۰۰ "
۱۷۔ " آدم کیوسی ایکواہ "	۵۰۰ "
۱۸۔ " الحسن طاہر صاحب	۵۰۰ "
۱۹۔ " اوپی یوسف آزونڈے صاحب	۵۰۰ "
۲۰۔ " الحسن کے عطا صاحب	۵۰۰ "
۲۱۔ " آدم نیارکو "	۵۰۰ "
۲۲۔ " عبداللہ عیسومن "	۵۰۰ "
۲۳۔ " سعید بیموسو "	۵۰۰ "
۲۴۔ " اسماعیل کیوونگ "	۵۰۰ "
۲۵۔ " یوسف کوامی بوکائے صاحب	۵۰۰ "

(قائمقام وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

- میری اہلیہ مکرمہ پروین بیگم صاحبہ بتاریخ ۴ مارچ ۱۹۸۴ء وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نے چار لڑکے اور چار لڑکیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب سے مرحومہ کی بلندیٔ درجات اور مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے اسی طرح بہت سے احباب نے خود آکر اور بذریعہ خطوط خاکسار سے تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(حمید الدین - سیالکوٹ)

- میری بچی نجمہ پروین ہیڈمسٹریس جام پور ڈیرہ غازی خان ہسپتال میں زچگی کی حالت میں ۵ مئی ۱۹۸۴ء کو وفات پا گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب دعا کریں کہ رب العزت اس کی مغفرت فرمائے اور اس کے چھوٹے بچوں کا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(صوبیدار پنشنر فدا محمد بلوچ جام پور ضلع راجن پور)

- میری اہلیہ عزیزہ بیگم صاحبہ ماہ جنوری کی ۲۶ تاریخ کو چند گھنٹے بیماری کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ کی عمر تقریباً ۴۵ سال تھی نہایت متواضع۔ ہر امیر غریب کے دکھ درد میں شریک، دعا گو، مخلص۔ ہر چھوٹے بڑے کی خدمت کرنے والی تھیں۔ دینی کاموں میں حصہ لینے والی۔ امین اور دیانت دار تھیں۔ ہزاروں روپے محلہ والوں کے ان کے پاس امانت رہتے تھے جو ان کی وفات کے بعد ادا کئے گئے۔

مرحومہ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے البیت المبارک میں نماز عصر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی اور مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے تدفین کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔

مرحومہ کے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ ایک بچی شادی شدہ ہے۔ باقی بچوں کی ابھی شادی نہیں ہوئی۔

احباب سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے

(حبیب احمد اعوان اوکاڑہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مبارک مصلح الدین صاحب کیلئے دعا کی تحریک

میرے بیٹے عزیزم مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد وکیل المال (ثانی) تحریک جدید کو دفتر میں کام کرتے ہوئے ۱۲ اپریل کو سینے میں درد اٹھا اور بعض دیگر علامتوں کی بناء پر عارضۂ قلب کی دوائیں دی گئیں اور دو تین ہفتے مکمل آرام کی ہدایت ہوئی۔ صحت پوری طرح بحال نہ ہونے کی بناء پر مزید تحقیق اور چیک اپ کے لئے راولپنڈی بھجوایا گیا جہاں ٹیسٹ اور تحقیق سے یہ ڈاکٹری رائے قائم ہوئی کہ دل کی شریانوں میں خاصی رکاوٹ ہے۔ بنابریں پندرہ یوم کے لئے معقول مقدار میں کئی ادویہ کا استعمال ضروری قرار دیا گیا تاکہ اس کے بعد بڑا ٹیسٹ کر کے رکاوٹ کی مقدار اور مقام معین کر کے زیر غور لایا جا سکے وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ اور سب افراد جماعت کی خصوصی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے غیر معمولی فضل فرمایا اور دواؤں میں تاثیر اور جسم کو قبولیت کا حکم فرمایا اور ان پندرہ دنوں کے بعد بیماری میں خاطر خواہ افاقہ ہوا چنانچہ فیصلہ ہوا کہ اس حوصلہ افزا صورت حال میں فی الحال بڑے ٹیسٹ کی ضرورت نہیں بلکہ یہی ادویہ معقول مقدار میں مزید دو ماہ استعمال کی جائیں جس کے بعد معائنہ کر لیا جائے اور ایک ماہ مزید مکمل آرام کی ہدایت کے ساتھ عزیز کو گھر آنے کی اجازت دے دی گئی چنانچہ آپ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک!

احباب جماعت نے بڑی توجہ کے ساتھ عزیز کو اپنی خصوصی دعاؤں سے نوازا ہے جس کے لئے خاکسار بے حد ممنون ہے اور عاجزانہ عرض کرتا ہے کہ براہ کرم مزید خاص دعاؤں سے نوازیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے عزیز کو جلد صحت کاملہ عطا فرما دے اور بھرپور صحت کے ساتھ بہت لمبے عرصہ تک خدمت دین کی توفیق دیتا چلا جائے۔

خاکسار

(صوفی) غلام محمد

ناظر اعلیٰ (ثانی) ربوہ

کھانے کے آداب

حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک بچہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا اور اس کا ہاتھ پلیٹ میں ادھر ادھر چکر لگاتا تھا یعنی وہ پلیٹ کی ہر طرف سے کھانا لے لے کر کھا رہا تھا۔ یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کو مخاطب کر کے فرمایا "اے لڑکے بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کر اور دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنے سامنے سے کھا" اور یہ دعا کھانے سے پہلے پڑھا کریں۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ۔

اعلان نکاح!

● رفیق احمد صاحب کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ولد لطیف احمد صاحب کا نکاح محمودہ کنول صاحبہ بنت محمد حنیف صاحب طاہر کارکن فضل عمر ہسپتال کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۸۴-۵-۱۷ البیت واقع گولبازار میں بعد نماز عصر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھا اور اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کرائی۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت اور خوشیوں کا باعث بنائے۔ آمین

(افضال احمد باجوہ دفتر جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

جدید فیشن کے مطابق

● سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور

● چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے

فرحت علی جیولرز

فون ۵۲۶۲۳ ۶۳۸۵۱

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم

لاہور

محترم نذیر احمد صاحب قریشی کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کے سابق ڈرائیور محترم نذیر احمد صاحب قریشی نے ۱۵ اور ۱۶ مئی ۱۹۸۴ء کی درمیانی شب فضل عمر ہسپتال کے سرجیکل وارڈ میں وفات پائی۔ وہ اگرچہ کئی سال سے بیمار تھے لیکن بیماری زیادہ شدت اختیار کر جانے کے باعث پانچ روز سے ہسپتال میں داخل تھے۔

مورخہ ۱۷ مئی کو بعد از نماز عصر البیت المبارک میں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ بعد ازاں عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ جہاں پر تدفین مکمل ہونے کے بعد محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔

مرحوم ۱۹۰۸ء میں پیدا ہوئے۔ اس لحاظ سے ان کی عمر قریباً ۷۵ سال بنتی ہے۔ مرحوم نے قدرت ثانیہ کے مظہر اول حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب کے دست مبارک پر بیعت کی اور ۱۹۲۴ء میں قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بطور ڈرائیور خدمات بجا لانی شروع کیں۔ مرحوم کی بے غرض اور انتہائی مخلصانہ خدمات کا سلسلہ ۴۶ سال تک ممتد ہے۔ جس میں سے ۴۱ سال حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں اور باقی پانچ سال قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کی خدمات بجا لانے کی توفیق حاصل ہوئی۔

۱۹۷۰ء میں خرابی صحت کی بناء پر خدمت سلسلہ سے ریٹائر ہوئے۔ مرحوم قریشی صاحب حضرت فضل عمر کے نہایت معتبر اور قابل اعتماد ڈرائیور تھے اور تاریخ احمدیت کے نہایت اہم واقعات کے چشم دید گواہ اور شاہد تھے۔ بعض نہایت اہم اور نازک مواقع پر مرحوم کو اہم جماعتی خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔

مرحوم نے اپنی یادگار بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں باقی چھوڑی ہیں۔ ان میں سے مکرم سفیر احمد صاحب قریشی واقف زندگی مربی سلسلہ ہیں۔ باقی دو بیٹے مکرم منیر احمد صاحب قریشی اور مکرم نصیر احمد صاحب قریشی ہیں۔ بیٹیوں میں مکرمہ امۃ الحکیم صاحبہ، مکرمہ قانتہ نعیم صاحبہ، مکرمہ آصفہ ریحانہ صاحبہ اور مکرمہ خالدہ صاحبہ شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم نذیر احمد صاحب قریشی مرحوم کو اپنے فضل اور رحمت سے اپنے قرب میں جگہ دے اور آپ کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ اور آپ کے درجات میں اضافہ کرتا چلا جائے۔ آمین!

حیوانات کی ادویات

اکسیر سرکن (خونی پیشاب) اکسیر اپھارہ، اکسیر بندش، اکسیر کنار، اکسیر منہ کھر، اکسیر گل گھوٹو، اکسیر واہ، اکسیر ٹک، اکسیر دودھ، اکسیر سوزش پستان، اکسیر گلٹی پستان اور تریاق زیر باد وغیرہ جملہ ادویات حیوانات بحساب -/3 فی پیکٹ، 27/- فی درجن دستیاب ہیں تفصیلات کے لئے

کیور ویٹ ویٹرنری گائیڈ دو روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں

لاہور: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال فون ۳۲۰۳۲۸ ۳۱۰۸۱۴

لاہور: خان برادرز میڈیکل اینڈ جنرل سٹورز نزد نہر چوک مغلپورہ

فیصل آباد: شادی میڈیکوز، چنیوٹ بازار

ملتان: الٰہی بخش اینڈ سنز نزد گھنٹہ گھر لاہوری گیٹ

کیور ویٹ میڈیسن کمپنی درجہ ڈی گول بازار ربوہ فون 606-607

مستری کی ضرورت ہے

معقول مشاہرہ پر ایک ایسے محنتی اور ایماندار احمدی مستری کی ضرورت ہے جو نئے سائیکلوں کی فٹنگ اور مرمت کا کام نہایت تسلی بخش طور پر کر سکے۔ بیرون ربوہ رہنے والے حضرات جو مرکز میں اپنے ذاتی بندوبست کے تحت رہنے کے متمنی ہوں۔ اپنے ہمراہ اپنے حلقہ کے صدر صاحب کا تصدیقی خط لیتے آویں!

نوٹ: اخراجات آمد و رفت امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔

المشتہر:

احمد انٹرپرائزز

بالمقابل ریلوے اسٹیشن۔ ریلوے روڈ ربوہ